



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابِ

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

(user name [@zoyatalib77](#))

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ

قسم ہے قلم کی

از قلم: بنتِ مریم

قسط نمبر 1

”مجھ میں، تم میں، سب میں چھپے رازوں کو جاننے والی کتاب کے نام“

وہ ایک عام سے گاؤں کے واحد پکے مکان میں پیدا ہونے والی لڑکی تھی جو تھی تو باقیوں کی طرح شوخ و چنچل ہی لیکن حالات نے اسے جلد ہی عقل و شعور کی منازل طے کرا دی تھیں۔ وہ یہاں اس گھر میں اپنی پھوپھی کے ساتھ رہتی تھی جن کا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ بھی اس سے 5 سال بڑا۔

اس کا سب سے پسندیدہ مشغلہ لکھنا تھا۔ جب دیکھو اس کے ہاتھ میں کاغذ اور قلم موجود ہوتا۔ طرح طرح کے رنگین قلم اور شوخ و شنگ روشنائیاں اور یہ تو اس کے نام کا ہی اثر تھا۔ ابھی بھی وہ غروبِ آفتاب کے قریب چھت پہ بیٹھی اپنی ڈائری ہی لکھ رہی تھی کہ اسے پھوپھی رضیہ کی آواز حواسوں میں واپس لائی:

”رقیمہ اور رقیمہ۔۔۔۔۔ کدھر مر گئی ہے تو۔۔۔۔۔ کب سے آواز لگا رہی ہوں میں مگر مجال ہے جو تو جواب دے دے۔۔۔۔۔ ماں بن کے پالا ہے تجھے ذرا احساس ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔“

اور وہ دیوانوں کی طرح اٹھ کر بھاگی تھی نیچے۔۔۔

”جی پھوپھو میں یہیں تھی۔۔۔۔۔ آپ کو تو پتا ہے نہ لکھتے وقت میں ارد گرد سے بیگانہ ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔ بس آواز نہ سن سکی۔۔۔۔۔ مجھے قدر ہے آپ کی بس اتنی گزارش ہے ماں ماں کر کے میرے زخموں کو دوبارہ سے نہ کھولا کریں بڑی مشکل سے مرہم لگا کر سکھایا۔۔۔۔۔“

”اچھا اچھا چل زیادہ باتیں نہ بنایا کر۔۔۔۔۔ ہم نے کون سے تجھ پہ ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں جو ”میرے زخموں کو نہ کھولا کریں“ کہہ کر جتا رہی۔۔۔۔۔“

وہ چپ چاپ سنتی آٹے کے ڈبے سے آٹا نکالنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ پھر پانی لیا اور گوندھنے لگی۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اگر آج اس کی ماں ہوتی تب بھی وہ یہ کام کرتی لہذا وہ کبھی نہ تڑخی تھی کہ کم از کم ایک چھت تو تھی سر پہ اور پہلے ہی اس گھرانے کے اس پر بہت احسان تھے۔

رضیہ بیگم ابھی بھی بڑبڑانے میں مصروف تھیں کہ

”پتا نہیں کہاں سے لکھنے کا بھوت سوار کر لائی ہے۔۔۔۔۔ ہم کو تو کبھی نہ دکھائے نہ پڑھائے اپنا لکھا ہم کیا جانے کس کس کو خط لکھ رہی ہے۔۔۔۔۔“

وہ انہیں نظر انداز کیے آٹا گوندھ رہی اور ساتھ ہی دل ♥ □ میں سورہ یس پڑھ رہی تھی کہ اس کھانے کے پکانے اور کھانے میں ثواب ملے گا۔۔۔۔۔

اور کمرے کے دروازے پر اوٹ میں کھڑا پھوپھو کا صاحبزادہ ارسل اس لڑکی کی برداشت پر عیش عیش کر اٹھا کیونکہ اس نے اپنی خالہ زاد کو اس سے کم سنائے جانے اور بیوجہ سنائے جانے پر اپنی سگی ماں سے زبان درازی کرتے دیکھا تھا۔

یہ تقریباً اس گھر کا روز کا ہی معمول تھا کیونکہ وہ لکھنے کی دیوانی لکھتے وقت کسی اور جگہ دھیان دے سکے یہ ناممکن تھا۔

.

یہ اسلام آباد کے چار چار کنال بر محیط فارم ہاؤسز میں سے ایک تھا۔ اندر سے عالیشان سنگ مرمر کا فرش، چھتوں پر لٹکتے فانوس جو کم از کم بھی 15 ہزار کے ہوں گے اس سے کم تو ہر گز نہیں کہ یہاں کے باسیوں کی شان گھٹ جائے گی۔۔۔ نیچے کی منزل میں 4 بڑے اور پرکشش کمرے، اوپن کچن اور بڑا سا ڈائیننگ ہال جہاں سے بالا خانے کی سیڑھیاں تھیں۔۔۔

ہاں وہ رقیمہ کی دوسری پھوپھی صدف اور ارسل کی خالہ یہیں رہتی تھیں۔۔۔ دن کے ڈیڑھ بج رہے تھے اور ان کی صاحبزادی بلکہ نواب زادی رامین کو ابھی کافی لاڈ پیار کے بعد جوتے کی مار سے جگایا گیا تھا کہ 'لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'۔

اس کے کمرے کی قد آدم کھڑکی سے ایک جانب لہلہاتے باغات نظر آتے تھے تو دوسری جانب ان کا روپیہ پیسہ خرچ کر کے بنایا گیا سوئمنگ پول جو صرف مہینوں میں استعمال کیا جاتا تھا ان کی اس لاڈلو سے۔۔۔

یہ شاید ماں باپ کی اپنی حسرتوں سے اپنی اولاد کو بچانے کی ناکام کوششیں تھیں۔ ان کے شوہر یعنی رقیہ کے دوسرے پھوپھا اور رامین کے والد نے یہ فارم ہاؤس اپنی محنت کی کمائی سے حاصل کیا تھا لیکن نئی نئی دولت نے ان کے آنکھیں اپنے ہی رشتہ داروں سے پھیر دی تھیں۔۔ اس باغ میں لگے انواع و اقسام کے پھل اور سبزیاں ہی اب ان کا ذریعہ آمدن تھیں کہ وہ جلد ہی شیک ہینڈ دے کر کمپنی سے نکال دیے گئے تھے۔۔

رامین صاحبہ نے بی۔ ایس سائیکالوجی ابھی پچھلے ہفتے ہی پاس کیا تھا اور اب وہ دن بھر سو کر رات بھر چگاڈ بن کے گزارا کرتی تھیں۔

اس گھر کا ایک اور باشندہ تھا جس کا اس سب دنیا دکھاوے سے کوئی تعلق نہ تھا اور وہ تھا صدف کا بیٹا اور رامین کا بڑا بھائی کاتب۔۔ اس کا دین سے لگاؤ اور اللہ سے تعلق قابلِ رشک تھا مگر گھر والوں کو جیسے اس سے کوئی سروکار نہ تھا۔

.

وہ قرآن کا با عمل حافظ تھا اور یہ کوئی بچپن کی بات نہیں بلکہ اس نے بھرپور جوانی میں اپنے شوق سے یہ قرآن اپنے سینے میں اتارا تھا۔

اسے ہمیشہ سے ہی پڑھنے کا شوق تھا کہ یہ عادت اس کے ماموں ممانی نے اس کی ہر خوشی پر تحفے میں کتابیں دے کر ڈالی تھی۔۔ اسے اپنے ماموں سے بے حد لگاؤ تھا اور اب انہی کی خاطر وہ سی۔ ایس۔ ایس کرنے بعد بھی اپنی تمام توجہ اس دین کی طرف راغب کر چکا تھا جو مکمل ضابطہ حیات تھا۔

اس کی آواز بے حد خوبصورت تھی کہ جب بھی وہ تلاوت کرے، اگر کوئی غیر مسلم بھی گزرے تو رکے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔ وہ جو پڑھتا تھا دل سے پڑھتا تھا کہ سننے والے کے دل میں حلاوت پیدا ہوتی۔۔۔ اس کی شاید اخلاصِ نیت ہی تھی کہ اسے بہترین دوست، ایمان کا ساتھی اور اس دوست کی بدولت بہترین استاد ملے تھے۔

اکثر لوگ اس سے بچپن میں پوچھا کرتے تھے کہ تمہارا نام تو کاتب ہے لیکن تمہیں تو لکھنے سے زیادہ پڑھنے کا شوق ہے۔۔۔ لکھا کرو۔۔۔ تو وہ بس مسکرا دیا کرتا۔۔۔

آج وہ فجر کے بعد کانوں میں ایئر پوڈز لگائے عمر ہشام العربی کی خوبصورت آواز میں سورہ البقرہ کی تلاوت سن رہا تھا کہ اس آیت پر پہنچتے ہی اس نے تلاوت روک دی

{يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْبَنِ
السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝}

[Surah Al-Baqarah: 215]

لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو بھلائی بھی تم کرو گے، اللہ اس سے باخبر ہوگا۔

آج اس کی باجی (ٹیچر) نے اسے ذاتی جائزے کے لیے جو سوال دیا تھا وہ یہ تھا کہ

"آج تمہیں اپنی نعمتیں گنتی ہیں ، یہ نہیں کہ مجھ سے کیا چھن گیا اور کیا نہیں ہے میرے پاس"

یہ اس کی کلاسز کا شروع شروع کے دین تھے اور وہ سورہ فاتحہ پڑھ رہی تھی.... جس میں اللہ کا شکر کیوں ادا کیا جائے؟ اس سوال ک جواب میں یہ ہوم ورک ملا تھا.....

ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی.... وہ پوری طرح پسینے میں شرابور تھی... وہ اپنا دل پکڑ کے بیٹھ گئی
یہ.... یہ کیا تھا؟

ہاں کوئی مجھے بہت لاڈ سے پکار رہا تھا اور ہاں اس نے مجھ سے بہت باتیں بھی کی تھیں... کون تھا وہ
اور کیا کہ رہا تھا.... اس نے وقت دیکھا رات کے ڈھائی بج رہے تھے... ڈائری اپنے ہاتھ سے رکھی اور
وضو کر کے مصلی بچھایا لیکن پورا وقت اس کا دماغ میں یہی سوال گونجتا رہا کہ وہ کون تھا اور کیا کہ
رہا تھا.... ابھی وہ تہجد کی آخری رکعت ہی پڑھ رہی تھی کہ اسے سب یاد آگے کہ کیا کہا جا رہا تھا...
..

.....

قسط نمبر ۲:

وہ سلام پھیرتے ہی اٹھ کر اپنی ڈائری اور قلم لائی اور لکھنے لگی جو اُسے یاد آیا تھا۔
اگر اللہ آپ نے مجھ سے ماں باپ چھین لیے تو وہ آپ کی امانت تھے آپ نے لے لیے، بہن بھائی
نہیں دیے... آپ کی تقسیم تھی.... بہت سوں کو آپ نے دیے مگر وہ اُن کے دشمن ہو گئے.... نہ دینا
اس سے بہتر تھا۔ جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائی اُن کے دشمن ہو گئے تھے۔

کوئی اچھا دوست نہیں دیا لیکن اس طرح شاید میرے لیے اپنی دوستی کا راستہ آسان کر دیا تاکہ میں
اپنے دل کی ہر بات اس سے کر سکوں جو سنتا بھی ہے اور ناراض بھی نہیں ہوتا۔

ٹھکانہ تو دیا ہے آپ نے مجھے میری پھوپھو کے گھر کی شکل میں... کم از کم سر چھپانے کو چھت تو ہے... بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ بھی میسر نہیں..

دوسروں کے ٹکڑوں پر نہیں پلتی مجھے میرا رزق وہیں سے ملتا ہے جہاں سے اللہ نے میرے مقدر میں لکھا ہے

اگر کوئی اپنا نا بھی سمجھے اللہ تعالیٰ آپ تو مجھے بہت اپنا بنانا چاہتے ہیں... میرے لیے یہی کافی ہے... اللہ آپ کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کس طرح خواب میں اس کو گائیڈ کیا گیا تھا۔۔۔ وہ کیوں اپنی آنکھوں پر مظلومیت کی پٹی باندھے بیٹھی تھی

یہ سب لکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو جھلما رہے تھے اور وہ اپنے رب کی مرعوبیت میں جھک گئی تھی کہ وہ کتنے اچھے سے اس کا خیال رکھ رہا تھا اور وہ ناشکری کر رہی تھی... اس کی نماز فجر واقعی بہت شکر کے جذبات سے لبریز تھی... اس کا بعد نجانے کب تک وہ سجدے میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتی رہی...
 ..°°°°°°°°°°°°°°°°

آج جس انسٹیٹیوٹ میں وہ پڑھاتا تھا وہاں ایک خاص تقریب منعقد کی گئی تھی جہاں اُسکو لیکچر دینا تھا۔ صبح صبح ہی وزور و شور سے اس کی تیاریاں جاری تھیں.. چوں کہ اس تقریب کے انعقاد کے ساری

زمہ داری اسی پر تھی اسی لیے کبھی وہ بھاگتے دوڑتے خود کسی کو کال ملائے فون پر بات کرتا دکھائی دے رہا تھا تو کبھی اس کا فون بجتا دکھائی دیتا اور وہ لوگوں کو مختلف ہدایات دیتا نظر آتا۔

موسم نہایت حسین تھا۔۔۔ ایسے جیسے رب آج بہت خوش ہو.... جون کی سخت گرمی میں بھی خنک ہوائیں چل رہی تھیں... صبح اٹھتے ہی پرسکون بارش نے اس کا استقبال کیا تھا اور یہ موسم دیکھ کر جیسے اس کا دل خوش ہو گیا تھا... بے اختیار وہ اپنے رب کا شکر بجا لایا...

اس کا کمرہ بالاخانے میں تھا جس کی قد آدم کھڑکیوں سے باغ کا دلنشیں نظارہ نظر آرہا تھا... دور دور تک لگے مختلف انواع و اقسام کے پھل اور لہلہاتے پھول... اسے یہ سب دیکھ کر اپنے رب سے اتنی لا محدود محبت کا احساس ہوا کہ اس کی آنکھ میں آنسو آگئے یہ سوچ کر کہ اس کا گھرانہ ان نعمتوں پر رب کا شکر کرنے کے بجائے اس پر اکڑ کر بیٹھا تھا جیسے یہ سب صرف اُن کا کمال ہو اور اس کی بنا پر اپنے ہی خون کو حقیر سمجھ بیٹھا تھا۔

انہی سوچوں میں غلطاں وہ اپنے نفیس سے سفید کرتے کے کفنلنز لگا رہا تھا... اس کے بعد اس نے عطر کو بطور سنتِ نبوی ﷺ لگایا اور اپنی ڈاڑھی میں کنگھی کرنے لگا... جب اللہ کی مرضی کو اپنی مرضی پر فوقیت دونا تو وہ آپ کو بہترین سے نوازتا ہے... سنتِ نبوی ﷺ کو اپنے چہرے پر سجانے کی صلے میں اللہ نے اُسے نہایت حسین بال عطا کیے تھے وہ جس کے لیے لڑکیاں مرتی ہیں... ویسے بال اس کی داڑھی میں تھے..

تیار ہو کر وہ نیچے آیا تو وہاں اس کی والدہ نک سک سے تیار ہوئی بیٹھی تھیں اور ملازموں کو سربراہی کرسی پر بیٹھی ہدایات دے رہی تھیں... کس کے لئے ناشتے میں کیا پکنا چاہیے اور کیا نہیں... فضا کافی کی بنی بنی مہک سے معطر تھی اور کچن سے پین کیس اور چیز آلیٹ کی خوشبوئیں آرہی تھیں۔۔

اسے سیڑھیوں سے نیچے اترتا دیکھ کے صدف کے چہرے پر ایک ناخوشگوار سا تاثر در آیا۔۔

" موصوف کبھی ہمیں بھی وقت دے دیا کریں.. آپ تو ہر وقت کہیں مصروف ہوتے ہیں... کبھی پڑھنا ہے تو کبھی پڑھنا ہے۔"

ماں کی بات پر وہ مسکرایا

"ایسے تو نہ کہیں امی جان... میں تو ہر وقت آپ لوگوں کے ساتھ وقت بتانے کا منتظر رہتا ہوں... آپ لوگ ہی کبھی اکٹھے نظر نہیں آئے..." اس کے لہجے میں ایک عجیب سی کسک اور حسرت تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں اب چلتا ہوں...." وہ سر اٹھا کر گویا ہوا... اور باہر نکلنے لگا....

"اچھا اچھا کاتب بچے کافی تو پیتے جاؤ..."

"امی میں وہاں چائے پی لوں گا..."

.....

"ہیلو سامعہ کیسی ہو؟ یار کہاں غائب ہو؟ تو نے تو یونی کے بعد ہمیں منہ بھی نہیں لگایا۔"

"رائین نہ کر یار... یہ گلے شکوے بعد میں کر لیو... ابھی تو میری شاندار خبر سن ، جس کے لیے میں نے کال کی ہے... ہم سب نے نائل کر ایک پلان بنایا ہے... پہلے سینٹورس (centaurus) جانا ہے اس کے بعد مارگلہ ہلز تم بس ریڈی ہو جاؤ... دیکھو کیا سہانا موسم ہے"۔

"Let's enjoy the moment "

"Ok ok buddy"-- تو فکر ہی نہ کر دیکھ میں کیسے تیار ہوتی ہوں ... لشکارے مارنے ہیں

میں نے لشکارے ... تو یہ بتا کہ کب تک چلنا ہے اور کون کون ہو گا ؟"

"یار بس ابھی ۱۱ بجے ہم تیرے دروازے پر ہوں گے ... اور جا، تو، میں، شمینہ، رجب اور رافع رہے ہیں"۔

"Ok done"

فون بند کر کے اس نے وارڈروب کا رخ کیا... ابھی اس کے پاس ایک گھنٹہ تھا... فٹافٹ الماری میں ہاتھ مارا اور ابھی جو برانڈڈ کیپری اور شارٹ شرٹ خریدا تھا وہ نکالا جس کی شرٹ کمر تک اور گاؤن گھٹنوں سے اوپر آتا تھا... دوپٹہ نام کی کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی.. جلدی سے یہ کپڑے لے کر وہ شاہور لینے بھاگی..

۱۰ منٹ بعد وہ باہر آکر میک اپ اور جیولری پہن رہی تھی... پہلے بالوں کو ہیئر ڈرائر سے سکھایا اور اس بعد اسٹریٹ کر کے ایسے ہی شانوں پر کھلے رہنے دیے... میک اپ نے اس کے چہرے کو اور توجہ کا مرکز بنا دیا تھا.. ہاتھوں کو انگوٹھی اور نیل کلر سے آراستہ کر کے اب وہ فل ریڈی تھی..

باہر آئی تو بس سامعہ کا میسج آیا ہوا تھا کہ ہم پہنچنے والے ہیں... اسے ok کا میسج کر کے اس نے دل میں شکر ادا کیا کہ بھائی نہیں تھا ورنہ ابھی اتنا لمبا اس کو لیکچر سننا پڑتا اور نہ چاہتے ہوئے بھی دوپٹے کے نام پر گلے میں طوق ڈالنا پڑتا..

۶ منٹ بعد جب وہ گھر سے باہر نکلی تو اسے کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔ اس نے آنکھیں گھما کر ارد گرد دیکھا اور اُسے دیکھ کر منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

”تم“

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی

.....

ہال لوگوں سے کچا کھچ بھرا ہوا تھا اور بارش موسلا دھار برس رہی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو باہر بیٹھانے کا انتظام بھی نہیں کیا جاسکتا تھا... لیکن لوگ تھے کہ وہ بھی بارش کی مانند برس رہے تھے .. لیکچر سے پہلے اسپیکر پر تبکیرات اور حمد لگی ہوئی تھیں..... شروع میں آنے والوں نے مشاری کی آواز میں الرقیہ بھی سنی تھی... کوئی ۵ منٹ میں لیکچر شروع ہونے والا تھا اور نوجوانوں اور بزرگوں کا جم غفیر اس کے لب وا ہونے کا منتظر تھا جو سر جھکائے بیٹھا اپنی زبان کی گرہ کھولنے کی دعائیں مانگ رہا تھا... اور سوچ رہا تھا...

اللہ تعالیٰ آپ کتنے عظیم ہیں نا اپنے بندوں کو اپنے سے خوبصورت الفاظ میں مانگنا بھی خود سکھاتے ہیں..

رَبِّ اَشْرَحْ لِي صَدْرِي*

میرے رب میرا سینہ کھول دے

وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي*

اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي*

اور میری زبان کی گرہ کھول دے

يَفْقَهُوا قَوْلِي

(تاکہ) وہ میری بات سمجھ سکیں

ایسا لگتا ہے جیسے یہ دعا ابھی صرف میرے لیے ہی اتری ہو۔۔۔۔۔ میرے لیے میرا سینہ کھول دے تاکہ میں تیری بات کو اچھے سے سمجھ سکوں۔۔ comprehend کر سکوں۔۔ میں تیری اتاری ہوئی آیات کو اپنے دل میں محفوظ کر سکوں۔۔۔۔۔ ہاں صرف اس کے عربی الفاظ نہ یاد ہوں مجھے بلکہ لیں اس کی گہرائی میں اتر سکوں۔۔

اس کے بعد تو میرا کام میرے لیے آسان کر دے۔۔ قرآن کتنا نپا تلا ہے نا۔۔۔۔۔ نہ ایک لفظ زیادہ نہ کم۔۔۔۔۔ میرا کام آسان کر دیں ہوتا تو مقصد یہ ہوتا کہ کام آسان ہو جائے۔۔۔۔۔ یعنی اگر کوئی کر سکتا

ہو تو اس کو آسان لگے مگر ”میرے لیے“ میرا کام آسان کر دے کا مطلب ہے کہ وہ کام جو میرے ذمہ لگا ہے وہ مجھے دشوار اور مشکل نہ لگے میں اس کو آسانی سے سرانجام دے دوں۔۔

اور کھول دے میری زبان کی گرہ۔۔۔۔ اس کے بعد تو نے جو یہ ابلاغِ دین کی ذمہ داری سونپی ہے اس کے لیے سب سے اہم کام ہے کلام۔۔۔ یعنی زبان کا صحیح اور اچھا استعمال۔۔۔ اس کے لیے میری زبان کی بندش دور کر دے۔۔۔ بہت سے لوگ بہت علم رکھتے ہیں مگر وہ بول نہیں پاتے۔۔۔ اس لیے اشاعتِ اسلام کے لیے تو میرے کلام کی رکاوٹ بھی دور کر دے۔

یہ سب تو کیوں کر۔۔۔۔ تاکہ یہ اہم ترین فریضہ احسن طریقے سے ادا ہو جائے۔۔۔ لوگوں کو سمجھانے کا جو مقصد ہے وہ کامیاب ہو جائے۔۔۔ جس طرح میں سمجھ پایا ہوں اس سے اچھا ان کو سمجھا پاؤں۔ ان کے دلوں میں اتار پاؤں۔۔۔

وہ لوگوں کی جانب مسکراہٹ اچھالتا ہوا ڈانس پر جا کر کھڑا ہوا۔۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔

کیسے ہیں آپ سب ؟

”الحمد للہ۔۔۔۔“ کورس میں دیے گئے جواب پر وہ بولا

الحمد للہ جس نے ہمیں یہاں جمع کیا.... الحمد للہ جس نے ہمیں اپنے قرآن کو سمجھنے کی توفیق دی جب کہ اس وقت بھی بہت سے لوگ اور بہت سے کاموں میں مصروف ہیں.... الحمد للہ جس نے ہمیں اتنا خوبصورت موسم دیا.... الحمد للہ جس نے اتنی شدید گرمی کے بعد ہمیں ٹھنڈی ہوائیں دیں....

اور اس نے وہ سب کچھ ہمیں دیا جس کی ہمیں ضرورت تھی۔۔

پیچھے ہال میں بیٹھے ایک نوجوان کے خیالات میں جیسے تغیر آیا۔۔ وہ، جو زبردستی اپنے والد کے ساتھ آیا تھا اور اس کا سوچنا تھا کہ یہ مذہب سکھانے والے بس گناہوں پر ڈراتے دھمکاتے رہتے ہیں، ایک دم جیسے جوش میں آیا تھا۔۔۔ یہ اتنی نرم آواز میں اتنی چھوٹی باتوں کو کس خوبصورت انداز میں بیان کر کے شکر سکھا رہے ہیں۔۔

”اس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔ لیکچر دینے کے لیے تو کوئی بھی دکھاوا کر سکتا ہے۔۔۔ اصلی میں کوئی تھوڑی اتنا شکر ادا کرتا ہو گا۔۔۔ چونچلے ہیں بس نیک دیکھنے کے۔۔۔“

ایک وسوسہ تھا جس نے اس کو آگھیرا تھا۔۔۔ بھلا شیطان کب چاہے گا کہ کوئی اس کی راہ پر چلتا ہوا اتنی آسانی سے خدا کا ہو جائے۔۔

وہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔ آج میں آپ لوگوں کو کوئی بڑے بڑے عمل کرنے کی فضیلت بتانے یہاں نہیں آیا۔۔۔ بس اتنا کام ہے میرا کہ آپ لوگوں کو یہ بتا دوں کہ کس طرح آپ اپنے کرنے والے ہر کام میں اجر کما سکتے ہیں۔۔۔ ساتھ ہم مل کر کچھ دہرا لیں کہ ہم پر اللہ کے کیا احسانات ہیں۔۔۔ چلیں پہلے آپ سب سے شروع کرتے ہیں۔۔۔ آپ لوگ بتائیں کیا احسانات ہیں اس رب کے ہم پر؟

ہمیں مسلمان بنایا

ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا اُمتی بنایا

ہمیں قرآن عطا کیا

جی جی یہ سب تو اس کے احسانات ہیں ہی.... لیکن یہ تو آپ لوگ اس لیے کہہ رہے ہیں نا کہ آج ہم نے ایک دینی محفل سجائی ہے تو ہم اسی حوالے سے بات کریں گے... ہم ایسے بھی بہت لوگ ہوں گے جنہیں یہ سب چیزیں ہے احسان نہیں بلکہ مصیبت لگتی ہوں گی.... بلکہ ہوں گے کیوں اب تو ہمارے یہاں کافی لوگوں کی یہ سوچ بن چکی ہے کہ ہم مسلمان ہیں تو یہ ہم پر ایک عذاب ہی ہے.... کبھی اس سے رک جاؤ کبھی اُس سے رک جاؤ.... یہ نہ کرو.... ایسا کرو گے تو دنیا کیا کہے گی مسلمان ایسے ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ کے اُمتی ہیں تو سود نہ کھاؤ.... بینک میں نوکری نہیں کرو... فلاں نہیں کرو ڈھماک نہ کرو؟ سوچ سمجھ کر چلو یہ حرام ہے یہ حلال ہے... بس یہی کرتے رہو... قرآن پر عمل کرو یہ صرف پڑھ کر اوپر رکھ دینے والی کتاب نہیں.... اس کو سیکھو سمجھو اور اس پر عمل کرو... ہم اتنی پابندیوں میں کیوں رہیں؟

چلو اکثریت تو ٹھیک ہے ہماری.... با عمل نہ بھی ہو تو مسلمان ہونے پر فخر تو کرتی ہے لیکن جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا اپنے ارد گرد ہمیں ایسے بھی لوگ نظر تو آتے ہی ہیں نا.... میں ایسے لوگوں کو ہر گز برا نہیں کہتا کیوں کے اُن کو میرے دین کا اصل چہرہ دکھایا ہے نہیں گیا.... وہ تو اتنا خوبصورت چہرہ ہے کہ صدیوں سے برائیوں میں پڑے لوگوں کو عمر رض بناتا ہے تو کبھی سیف اللہ خالد رض بن ولید بنا دیتا ہے....

آج آپ لوگ جو یہاں آگئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ حاملین قرآن کی صف میں شامل ہو جائیں تو اب سے یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو اپنے دین کا یہ خوبصورت چہرہ دکھائیں.. کیا خیال ہے آپ سب کا؟ کریں گے یہ کام؟

انشا اللہ!

کوئی بھی شخص ہمیشہ سے اور پیدائشی طور پر اچھا نہیں ہوتا.... میں آپ کو اپنی کہانی بھی ضرور سناؤں گا... کیا پتہ آپ میں سے کسی کے لیے وہ motivation کا باعث ہو.. سننا چاہتے ہیں؟ بور تو نہیں ہو رہے نا؟

.....

رقیمہ آج اپنی خالہ کے یہاں آئی ہوئی تھی....

"سنو لبابہ تم آج کل کیا کر رہی ہو؟"

"انڈے دے رہی ہوں...."

"ہائیں یہ تم مرغی کب سے بن گئی؟"

"آپ سے کس نے کہا ہے کہ مرغی بن گئی ہوں؟"

"تو پھر؟"

"باجی آپ کو نہیں پتہ یہ شتر مرغ کے انڈے دے رہی ہے...."

"بلکل صحیح کہا حریم نے.... ہر وقت امی کے کہنے پر شتر مرغ کی طرح ایک ٹانگ پر ہی کھڑی رہتی ہوں... میں نے تو شکر ادا کیا تھا کہ میٹرک کے پیپرز ختم ہوئے ہیں لیکن یہاں تو بس ---

اب میں آپ کو اپنے کون کون سے دکھ سناؤں رہنے دیں...."

اچھا اچھا اب بس بھی کریں، رقیمہ باجی اس کو چھوڑیں میرے دکھ سنیں.... یہ logarithm پتا نہیں کیوں ایجاد ہوا تھا... مجھے یہ لینا سیکھائیں.... یہ موٹی تو کبھی تمیز سے نہیں سکھاتی.... آپ بہت اچھا پڑھاتی ہیں.... ایک باری سمجھا دیں.... "وہ بازو اس کے گرد حائل کیے لاڈ سے بولے جا رہی تھی... ایک دلنشین مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں پر جگہ بنالی تھی.... "اچھا لڑکی جاؤ بھاگ کر لے آؤ...."

"ایک منٹ رُکو یہ تم نے کس کو موٹی بولا.... اور کس خوشی میں بولا...." ایک کشن زور سے آیا تھا جسے بخوبی حریم نے کیچ کر لیا تھا اور رقیمہ کے ہاتھ پر زوردار تالی ماری تھی.... وہ ہنستی ہنستی اپنی کتابیں لینے چل دی تھی....

"اچھا سنو لبابہ یار تم آج کل فارغ ہونا.... میں کچھ چھوٹے چھوٹے کتابچے اور ایک پیارا سا ناول دوں گی تمہیں وہ پڑھنا... ٹھیک ہے... مجھے پتا ہے تمہیں کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے...."

"چپ چپ رقیمہ باجی... منہ پر انگلی رکھے وہ آواز کو کافی پست کر گئی تھی....

"اوہو یار ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... خالہ بھی اچھے سے جانتی ہیں ہیں کے تم موبائل پر کتابیں پڑھتی ہو.."

"جی نہیں... وہ تو ہر وقت یہی طعنہ دیتی رہتی ہیں کہ اپنے دوستوں اور اس سر درد موبائل کا پیچھا چھوڑ دو کچھ پڑھ لیا کرو... انہیں کوئی نہیں پتا.."

"تمہیں کیا لگتا ہے ماں کو پتہ نہیں ہوتا اس کی اولاد کیا کر رہی ہے... وہ اچھے سے جانتی ہیں تم کب کیا کر رہی ہو؟ اللہ نے ماں کے دل اور بصیرت کا ایک کنکشن اس کے تمام بچوں سے رکھا ہوتا

اس نے چپکے سے اپنی آنکھوں کا بھیگا گوشہ انگلی سے صاف کیا تھا... اور اسی مسکراہٹ کے ساتھ لبابہ کا ہاتھ دبایا تھا... "آئی سمجھ بات؟"

"اور اتنا مجھے یقین ہے جب میں کتب دوں گی تو خالہ کچھ نہیں کہیں گی..." با آواز بلند بولی تھی وہ

حریم اپنے ساز و سامان کے ساتھ آچکی تھی....

"آگئی باجی میں... اُتر آئیں میدان میں۔۔"

"ایک بات میں بتا دوں باجی اس کو کچھ سمجھ نہیں آنے والا... یہ ہے ہی ایک نمبر کی نگمی۔"

"میں کیوں ہوتی؟ یہ ہے ایک نمبر کی پھٹپھر... سمجھانا آتا ہے نہیں... ابھی دیکھنا کیسے رقیمہ باجی مجھے سمجھاتی ہیں...." زبان نکال کر لبابہ کو دکھائی اور رقیمہ کو آنکھ ماری۔۔

"پٹوگی تم دونوں ... آجاؤ ادھر..." اور پھر وہ اُسے logarithm سمجھانے لگی۔۔

"اچھا لے آئیے گا کتابیں" ... لبابہ کے میسج پر وہ مسکرائی تھی

A horizontal row of 16 circles. The colors alternate starting from the left: black, white, black, white, black, white, black, white, black, white, black, white, black, white, black, white.

قسط نمبر ۳

"تت... تم.. تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"کیوں میری خالہ کا گھر ہے میں نہیں آسکتا؟؟... سوال تو یہ ہے کہ محترمہ کہاں جا رہی ہیں...." لا پرواہی کی انتہاؤں پر؟

"تمہیں اس سے مطلب؟ میری مرضی میں جو چاہوں کروں.... تم اپنی خالہ سے ملنے آئے ہو تو جا کر انہیں دیدار کراؤ... میرا دماغ نہ خراب کرو یہاں کھڑے ہو کر..." تیز تیز زبان کے ساتھ اس کے ہاتھ بھی چل رہے تھے...

"تم اس حلیے میں باہر نہیں جاؤ گی.... جاؤ دوپٹہ لے کر آؤ.."

"تم... ارسل.... تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے... میری زندگی مجھے اپنی مرضی سے جینے دو..."

"مسئلہ مجھے نہیں تمہارے گھر والوں کو، میری ماں کو اور تمہیں ہے..."

سامعہ لوگ گاڑی لے کر پہنچ گئے تھے اور دور سے ہی ہاتھ ہلایا تھا...

اسے دیکھ کر رامین کے چہرے پر بشاشیت لوٹ آئی... اس نے شکر کیا اور ایک ادا سے سر جھٹکتی ہوئی گاڑی میں سوار ہو گئی...

پیچھے وہ ماتھے پر تیوریاں ڈالے گاڑی کو دور جاتا دیکھتا رہا پھر چابی گھماتا ہوا اندر چلا گیا.

"Hi کیسے ہو تم سب؟"

"بہت اچھا کیا کوئی باہر کا پلان بنایا..... میں تو وعظ سن سن کر پک چکی تھی...."

"First class یار... تم سناؤ؟"

"یہ کون تھا جو تمہارے ساتھ کھڑا تھا... اور تم اتنا تیز تیز کیوں بول رہی تھی اس سے...." سامعہ نے اس سے آہستہ سے پوچھا تھا... ساتھ اس کی انگلیاں بدستور اسکرولنگ میں مصروف تھیں..

"چھوڑو یار بس ایسے ہی.... آج بھائی نہیں تھا گھر پر تو یہ محترم تشریف لے آئے.... بس چین سے نہیں جیوں میں."

"دفعہ کرو.... موسم دیکھو... مزہ آگیا ہے.."

گاڑی میں اونچی آواز میں عاصم اظہر اور عاطف اسلم کے گانے لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اوئے ثمنینہ! تمہارے کیا حال ہیں؟ کیا کر رہی ہو آج کل؟"

"میں بتاتی ہوں۔۔۔" سامعہ بولی

"ان کے محلے میں ایک نئی آنٹی شفٹ ہو گئی ہیں جنہوں نے اپنی باتوں سے اس کی اماں کو رام کر لیا ہے۔۔۔ اور محترمہ اب ہر ہفتے درس سننے جاتی ہیں۔۔۔"

"ہیں ۞۞۞۞ کیا مطلب ثمنینہ تم بھی؟"

"میں بھی کیا؟"

"اچھا اچھا بس اب تم نہ شروع ہو جانا۔۔۔۔۔ رافع ذرا آواز تیز کر دو۔۔۔۔۔ اور سنو ہم اتنے دن بعد ملے ہیں ایک مرتبہ ماہرہ خان اور زوہیب حسن کا گانا لگا دو دوستی والا۔"

شمینہ غائب دماغی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ سینٹورس کے راستے میں پھڑپھڑاتا جھنڈا اور دھواں دھار بارش کو تکتے وہ گاناسن رہی تھی جو فل والیوم میں لگا ہوا تھا۔۔۔

دکھ سکھ سہتی ہے

پل پل بہتی ہے

[illegible]

ہو ہر جگہ ایسی دوستی

))))))

دوستی

تیری میری ایسی دوستی

چلتے چلتے وہ لوگ آخر centaurus پہنچ چکے تھے..

رجب ان چاروں کو ڈراپ کر کے خود پارکنگ کرنے چلا گیا۔۔۔۔

"آؤ یار سامعہ ثمنینہ رافع ہم سیلفی لیتے ہیں۔۔۔۔" اسٹریکنگ زدہ بالوں کو ایک ادا سے کندھوں پر سیٹ کرتے ہوئے راین بولی۔۔

اس کے بعد وہ لوگ اوپر چل پڑے۔۔۔ ونڈو شاپنگ کے بعد وہ لوگ فوڈ کورٹ میں آگئے تھے۔۔۔۔۔
ثمنینہ نے junaid jamshed fragrances سے اپنی بہن کی برتھڈے کے لیے خوشبو بھی خریدی تھی۔۔۔ اور راین انکی اسٹریپس اٹھا کر لے آئی تھی جس پر وہ پرفیوم چیک کرواتے ہیں۔۔۔
اب اوپر ٹیبل ہتھیانے کے بعد وہ لڑکیاں بچوں کی طرح ان سٹریپس سے خوشبو سونگھ رہیں
تھیں۔۔۔ اور ہنس رہیں تھیں۔۔۔۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی اسٹیس کنشیس ماڈرن لڑکیاں تھیں جن کا اٹھنا بیٹھنا بھی لوگوں کی آرا کے مطابق ہوتا تھا۔۔۔۔

حقیقت یہی ہے کہ انسان جب کسی ایسی جگہ پر ہونا جہاں لوگوں کا بہت رش ہو اور کافی پینڈو پینڈو لوگ بھی وہاں موجود ہوں تو انسان کا اندر کا بچہ جاگ جاتا ہے۔۔۔ اُسے یہ اندازہ ہو کہ میرے ارد گرد لوگوں کو کوئی پرواہ نہیں میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔ ہر کوئی اپنا مصروف ہو تو انسان اپنی فطرت پر واپس آجاتا ہے۔۔۔۔

اس لمحے قسمت نے ان پر رشک کیا تھا کہ کاش ان سب کی زندگی ایسی ہی کلفتوں سے دور اور ملمع سے پاک رہے۔۔۔ یہ دوسروں کو دکھانے کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے جیئیں۔۔

رافع آئس کریم لینے گیا جب کہ رجب اور راین rendezvous پر لزانہ اور پاستا لینے گئے تھے وہاں ایک شخص راین سے بہت بڑی طرح ٹکرایا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود کولڈ ڈرنکس زمین پر گرنے کے ساتھ راین کے کپڑوں کو بھی گیل کر گئی تھیں.... پتہ نہیں وہ گھر میں ہر بات پر چڑچڑ کرنے والی اور بدتمیز سے لڑکی آج اتنے موڈ میں کیوں تھی.... بس ہونقوں کی طرح اسے تکتی رہی اور واپس پلٹنے لگی.... رجب اس لڑکے کو سنانے لگا جو شکل سے ہی اوباش لگ رہا تھا مگر وہ اسے آنکھ سے واپس آنے کا اشارہ کر کے ٹیبل پر چلی گئی ...

.....

بارش کے بعد رات کافی حد تک خنک ہو چکی تھی اور وہ اسے سردیوں کی طرح انجوائے کرتی ہوئی کافی کے ایک کپ اور اپنی ڈائری کے ساتھ بالکنی میں بیٹھی اپنے خوبصورت قلم سے الفاظ رقم کرنے میں مگن تھی.... وہ بلاشبہ بے انتہا خوبصورت لکھتی تھی.... اس کی لکھائی بھی اور الفاظ بھی دونوں دل کو موہ لینے والے ہوتے تھے... اپنے کورس میں جب کبھی کوئی اس کے ساتھ بیٹھتا اس کی ہینڈ رائٹنگ کا گرویدہ ہو جاتا اور یہ ایک چیز اسے جلد لوگوں کا دوست بنا دیتی....

لوگ چاہے جیسے بھی ہوں حسن کے تعریف کرنا اور اس کا شیدائی ہونا انکی فطرت میں رکھا ہے... میرے اللہ تعالیٰ جی! جب صبح میں لبابہ کو ماں کی ایک خوبی بتا رہی تھی تو یقیناً آپ جانتے ہیں میرے دل کا کیا حال تھا اور اس میں کیسی حسرت تھی.... اللہ ماں واقعی تیری اتنی بڑی رحمت ہے... ہاں رحمت... نعمت نہیں... نعمت کا تو حساب دینا ہوتا ہے. اکثر لوگ نعمت کہتے ہیں لیکن میں رحمت کہتی ہوں... آپ نے مجھ سے لے لی اس کا حساب تو نہیں دوں گی نا... میں تو بس رحمت

کے اس دریا سے محروم ہو گئی... بس آپ کے سہارے جی رہی ہوں کہ آپ کی رحمت اس رحمت سے multiplied by 70 زیادہ ہے۔۔۔ کتنی بہترین دوست ہوتی ہے ماں، ہر دکھ سکھ کی ساتھی۔۔۔ آپ اس سے میلوں دور بھی تکلیف میں مبتلا ہو تو پھانس اس کے دل میں چبھتی ہے۔۔۔

ماں! مجھے آج بھی یاد ہے اپنے بچپن کا وہ دن جب میں اسکول نئی نئی داخل ہوئی تھی اور کسی کے ساتھ لڑائی پر میں اتنا روئی اتنا روئی کہ شاید اس سے زیادہ پھر آپ کے چھوڑ جانے پر ہی روئی مگر بچی تھی نائب ٹیچرز نے چاکلیٹ ٹافی دے کر بہلا لیا تھا مگر چھوڑ جانے پر تو کوئی شے دنیا میں موجود نہ تھی جو بہلانے پھسلانے کے کام آتی۔۔۔ میں تو بھول بھال بھی گئی تھی مگر جب چھٹی ٹائم آپ نے بے قراری سے پوچھا تھا کہ میری گڑیا کو کیا ہوا تھا دن میں تو مجھ جیسی معصوم بھی آپ کو سکتے میں آکر تکتی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب کی باتیں دماغ سے محو ہو جاتی ہیں مگر وہ آپ کا پوچھنا میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز اور نشانی تھا۔۔۔ اللہ کو تو معلوم تھا نا کہ میرے پاس آپ کے ساتھ زیادہ وقت نہیں ہے اسی لیے مجھے یہ بات نہ بھولنے دی اور اس کی گہرائی سے بھی آشنا کر دیا۔۔۔ میں نے بعد میں آپ کو فون پر اپنی ٹیچر سے بھی چپکے سے بات کرتے سنا تھا کہ صبح میری بیٹی کو کیا ہوا تھا اور بعد میں بابا کو کہانی سناتے بھی سنا تھا جب آپ سمجھ رہی تھیں کہ میں سو رہی ہوں۔۔۔۔۔ ویسے مجھے لگتا تھا آپ کو پتا ہے میں سن رہی ہوں۔۔۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔۔۔۔۔ ماں مجھے آج آپ کی شدت سے یاد آرہی ہے مگر ساتھ رسول ﷺ کی وہ بات بھی یاد ہے کہ بے شک دل غمگین ہے اور آنکھ آنسو بہاتی ہے مگر میں پھر بھی زبان سے وہی کلمات ادا کروں گی جو اللہ کو پسند آئیں۔۔۔

مجھے خالہ کے گھر ایک سکون اور اطمینان محسوس ہوتا ہے... خالہ واقعی ماں جیسی ہوتی ہے... جبھی تو کہتے ہیں "جیو ماں مرو ماسی" ... اُن سے گلے لگ کر جیسے کلیجے تک ٹھنڈ پر جاتی ہے.. لیکن جو بھی ہو آخر کار کل مجھے پھر واپس رضیہ پھوپھو کے جانا ہے... رضیہ پھوپھو بری نہیں ہیں مگر شاید حالات کے آگے بے بس ہیں.... اسی لیے اکثر سنا بھی دیتی ہیں..... مجھے لگتا ہے انہیں محبت بھی ہے مجھ سے تبھی تو ان سب مشقتوں کے بعد بھی مجھے اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے.... کتنے اچھے دن تھے جب آپ اور پاپا ہوا کرتے تھے سب لوگ ہمارے گھر آیا کرتے اور خوب رونق لگتی تھی.. اب تو جیسے ہم کٹ گئے ہوں...

.....

"میرے آج یہاں کھڑے ہونے کے پیچھے میرے بہت پیارے اور اچھے سے ماموں کا ہاتھ ہے اور کچھ دوستوں کا بھی، مگر میں یہاں اپنے ماموں کا ذکر کروں گا... اللہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور بہترین مہمان نوازی کرے....."

میں آپ سب کی طرح ایک عام سا ہی پیدائشی کلمہ گو مسلمان تھا اور ہاں اُن میں سے تھا جو صرف اتنا ہونے کو کافی سمجھ لیتے ہیں.... قرآن بھی بس اسی لیے گھر میں سب سے اونچی طاق میں رکھا جاتا کہ اگر کسی کی موت ہو جائے تو اٹھا کر اس کو پڑھ کر بخش دیا جائے یا جان کنی کی حالت میں سورہ یٰسین پڑھ کر آسانی سے جان نکلنے میں مدد مل جائے اور بس... اس سے زیادہ کوئی مقصد نہیں تھا..... جب تک کوئی ایسا معاملہ پیش نہ آئے وہ اوپر گرد کھاتا رہتا... یا پھر کبھی جھگڑے کی صورت میں قسم اٹھانے کے لیے اتارا جاتا۔

لیکن ن ن ن ----

پھر ہوا یوں کہ میں چونکہ اپنے ماموں سے بہت محبت کرتا تھا، ان کے رنگ میں رنگنے لگا۔۔۔ مجھے ماموں اور ممانی کا کتابیں پڑھنا، اپنی بیٹی کو پڑھانا اور مجھے تحفے میں دینا تو پسند ہی تھا لیکن جب میں نے اس کتاب کو روز شوق سے اور زور و شور سے پڑھتے دیکھا جو ہمارے ہاں صرف اتنی معزز تھی کہ ہر وقت اٹھائی نہیں جاسکتی تھی تو میرے اندر ایک کھوج پیدا ہوئی۔۔۔ میں ماموں سے طرح طرح کے سوالات کرتا کہ آپ کبھی اس کو پڑھ کر غمگین کیوں ہو جاتے ہیں اور روتے کیوں ہیں اور کبھی اس کو پڑھ کر اتنے تازہ اور ہشاش بشاش کیوں ہو جاتے ہیں؟

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں آٹھویں جماعت پاس کر کے گرمیوں کی چھٹیوں میں ماموں کے گھر رہنے گیا تھا کیوں کہ مجھے پوری چھٹیاں ان کی لائبریری سے کتب کا مطالعہ کرنا تھا۔۔۔ ویسے تو وہاں مزاح سے بھرپور ناولوں میں بھی بہت کچھ اللہ اور رسول ﷺ سے آشنا کرنے کو موجود ہوتا تھا جس نے باقی گھر والوں سے مجھے اور میری سوچ کو منفرد ہی رکھا ہوا تھا لیکن یہ سب دیکھنا واقعی میرے لیے ایک amazement ہی تھی۔۔۔

میرے شوق اور تجسس کو دیکھتے ہوئے ماموں نے ایک فیصلہ لیا اور ماموں کے فیصلوں پر امی جان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔۔۔ اس فیصلے کے مطابق اسی انسٹیٹیوٹ میں سمر کورس میں میرا داخلہ ہو گیا۔۔۔

اب یہاں سے شروع ہوتی ہے انٹر سٹنگ کہانی۔۔۔

"آؤ آؤ خالہ کی جان تم آئے ہو؟؟"

"جی آئی۔۔ میں نے کہا آج صبح صبح آپ سے مل آؤں۔"

"بہت اچھا کیا میں بھی کب سے تمہیں یاد کر رہی تھی، اور رامین بھی اکثر تمہارا ذکر کرتی رہتی ہے۔۔"

"جی جانتا ہوں۔۔۔" وہ معنی خیز مسکراہٹ سے ان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

"سنو میری (Mari) فٹاٹ کولڈ کافی بنا کر لاؤ میرے چاند سے بھانجے کے۔۔۔۔ اور ہاں وہ بینکلیکس بھی اور بیکڈ پوٹیو بھی۔۔۔" انہوں نے جیسے ایک ہی جملے میں اپنی امارت جتانے کی کوشش کی تھی

میری انکی بہت پرانی ملازمہ تھی۔۔۔ جب وہ ٹین ایج لڑکی تھی تب سے ہی ان کے گھر کام کر رہی تھی۔۔۔ ایک ایجنسی کے ذریعے اس کو رکھا گیا تھا۔۔ جس طرح وہ گھر کے ہر کونے کھدے سے واقف تھی اسی طرح گھر کے افراد اور ان کی طبیعتوں اور ملمعوں سے بھی بخوبی واقف تھی۔۔۔

مالکن کے چاند سے بھانجے الفاظ پر اس کے چہرے پر ایک طنز بھری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جو سامنے سے سلپینگ ڈریس میں پانی کا گلاس کنگھالتے اس گھر کے مالک نجیب صاحب کو دیکھ کر ایسے اڑنچھو ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔

باقی آئندہ۔۔۔۔۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَاب۔۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

(user name [@zoyatalib77](#))

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: [Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

